

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع
محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا انور احمد صاحب

لاہور ۲۱ فروری بوقت ۸ بجے صبح
کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی کی تکلیف آئی۔ اس
وقت طبیعت اچھی ہے۔

اجاب جماعت آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور
التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولے کریم اپنے فضل سے حضور
کو صحت کاملہ دعا جملہ عطا فرمائے۔

امین اللہم آمین

دعوات دعا

— لاہور (ڈیرہ ڈاک) حکوم چودھری
محشر بیٹ صاحب ایدہ دو کیت امیر جماعت
احمد خلع منگھری نے لاہور سے اطلاع
دی ہے کہ ان کے چھوٹے بھائی محم
چوہدری محمد نعفی صاحب برسرگڑھ شہزادہ خانی
۱۰ ماہ سے آجالی بے ہوش پڑے ہیں۔ انہیں
۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو جیپ کے ایک حادثہ
میں سر پر شدید چوٹیں آئی تھیں وہ اس
وقت سے ہی بے ہوش ہیں اور ہسپتال میں
داخل ہیں۔ اب کچھ آثار ہوش کے ظاہر ہونے
شروع ہوئے ہیں۔ لیکن بے چینی اور گھبراہٹ
بہت زیادہ ہے۔ اجاب جماعت دعا
کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و
رحم سے جلد کمال صحت عطا فرمائے آمین

فدیہ کی ادائیگی کا آخری موقع

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جو دوست لمبی بیماری یا ضعف پیری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکے
اور اچھٹا تک اتہول نے فدیہ بھی نہیں ادا کیا انہیں چاہیے کہ اب بلا وقت اپنے کھانے
کی حیثیت کے مطابق اپنے فدیہ کی رقم اپنے ماحول کے غریبوں میں تقسیم کریں یا ولولہ
کے غریبوں کے لئے میرے دفتر میں بھجوادیں۔ فدیہ کی ادائیگی کا یہ آخری موقع ہے۔
بیکہ بعض بزرگوں نے کھانا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص
عارضی بیماری کی وجہ سے رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس کے لئے بھی بہتر ہے کہ
دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنے کے علاوہ فدیہ بھی ادا کرے۔ یہ اس کی طرف سے کوئی ایضاً
کے روزوں سے محرومی کا کفارہ ہوگا پس دوست! یہ بارہ میں جلد توجہ دیں۔ والسلام
خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۲۰/۱۰/۶۲

روزنامہ
The Daily ALFAZL
RABWAH
قیمت فی کپی ۱۰ روپے
پبلشرز: مولانا محمد رفیع صاحب
ڈپٹی ایڈیٹر: مولانا رفیع الدین صاحب
پتہ: مولانا رفیع صاحب، لاہور

جلد ۵۲ نمبر ۲۲ تاریخ ۱۳/۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ
۲۲ فروری ۱۹۶۲ء نمبر ۲۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن

انسان کی توبہ کا دن ان سب سے بہتر ہے اور عید سے بڑھ کر ہے

”سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں یعنی اسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن
سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اشرقا لخصنے عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن
بھی بڑا مبارک ہے۔ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی
اور عید ہی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماٹو ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی
کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب برکات رکھی ہیں۔ یاد رکھو کہ لین بے شک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں
لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ بچھڑاؤں سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار
کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور اس کی خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پندواہ کرتے
تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا مبارک اور خوش شہتی کا دن ثابت ہوتا۔ اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔“

وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور سب دن ہے؟ میں تمہیں بتاؤں ہوں کہ وہ
دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن
وہ ہر حالت میں انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضب الہی کے نیچے اسے لارہا تھا دھویا جاتا ہے
اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں حقیقت میں اس سے بڑھ کر
انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہوگا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی
غضب الہی سے نجات دے دے؟
(تقریر ۲۸ اگست ۱۹۰۲ء)

مسیح مبارک میں قرآن مجید احادیث نبوی اور ملفوظات کے پرچار اور

لاہور ۲۱ فروری یکم رمضان المبارک سے مسیح مبارک میں پورے قرآن مجید کے درس
کا جو مبارک سلسلہ شروع ہوا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل جاری ہے۔ محترم
صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کل سورہ اجزاب سے لیکر سورہ ق کے آخر تک
درجہ مکمل کر لیا۔ آپ نے ۲۱ سے ۲۵ رمضان المبارک تک درس دیا۔ آج مورخہ ۲۶ رمضان
سے حکم مولانا جلال الدین صاحب شمس سورۃ المذابلیت سے درس شروع کر رہے ہیں۔
آپ ۲۹ رمضان المبارک تک درس دیں گے اور سورہ المائیں کے آخر تک درس دینی (مسیح)

خطبہ عید الفطر

حقیقی عید یہ ہے کہ انسان کو عمل میں لذت محسوس ہو اور وہ خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی

قربانیوں کیلئے ہمیشہ تیار رہے کوشش کرو کہ یہ حقیقی عید تمہیں متیسر ہو

جب یہ عید انسان کو حاصل ہو تو پھر دنیا کی کوئی تکلیف اسے پریشان نہیں کر سکتی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جو عید الفطر کی تقریب سید پر اجاب کی خدمت میں پیش کی جا رہا ہے۔ یہ خطبہ صیغہ زود فوسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر دیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
دنیا میں دو قسم کی عیدیں ہوتی ہیں ایک عید مستقل عیدِ قرآن ہے اور ایک عید عام عیدِ فطریہ ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیہ

ہیں۔ یہ آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لیکن ایک ایسے عرصہ کے بعد پھر ایک دن عید کا آجاتا ہے اور پھر دو دن کے بعد دوسری عید آجاتی ہے۔ ان دو دن عیدوں کا آپس میں قریباً سوا دو حصے کا فرق ہوتا ہے اور ہر سال کے بعد عید آتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو بھی عید قرار دیا ہے اس لحاظ سے

ایک عید ہر ساتویں دن بھی آجاتی ہے مگر ہر حال چھ دنوں کے گزرنے کے بعد وہ آتی ہے۔ بغیر اتوار پر منگل۔ جمعہ اور جمعرات۔ ان دنوں میں جمعہ والی عید نہیں ہوتی بلکہ

عیدِ جمعہ کا دن ہے

اور جب جمعہ گزر جاتا ہے تو پھر عام دن آجاتے ہیں۔ پھر جمعہ آتا ہے اور پھر عام دنوں کا تسلسل شروع ہو جاتا ہے۔ ہر سال یہ تینوں قسم کی عیدیں عارضی عیدیں ہیں مستقل عیدیں نہیں ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مومن کو یہ سبق دیا ہے کہ اسے اپنے روزِ عمارتی مقام خوش نہیں ہو جانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص

جمعہ کے آنے پر پھول چائے، شہنا طالب علم جمعہ کا دن آئے جو اس کیلئے پھول کا دن ہے تو چھٹی طے پھول جائے اور مدرسہ جانا چھوڑ دے تو دوسرے دن اس کو سزا دی جائے اور اس کے ال باپ اسے تاج پہن کر مدرسہ بھیجیں گے اور ادھر اسے اسے سزادیں گے۔ یا عید کا دن آئے اور انسان سمجھے کہ میں عید آگئی اور لوگ سے ختم ہو گئے۔ اس کے بعد جب پھر

رمضان کا مہینہ

آئے تو کہیں کہ میں اب روزے نہیں رکھ سکتا کیونکہ عید آگئی تھی تو ایسا شخص اپنے ایمان کو کھو بیٹھے گا اور خدا تعالیٰ کی نظر سے گرجائے گا۔ غرض یہ عیدیں انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ روزِ عمارتی مقام بھی عارضی مقام ہونا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایک احمدی سے اب تو وہ فوت ہو چکے ہیں ایک خدمت نے سنایا کہ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ

سلسلہ کی ضروریات کیلئے چند

دیں وہ اچھے مالدار آدمی تھے مگر چندے کا ذکر نہ کر سکتے تھے میں حضرت صاحب کے زمانہ میں بڑے چندے دے چکا ہوں اور اب یہی سمجھتا ہوں مجھ پر کوئی چندہ نہیں توجہ کی نکلا۔ تیغ یہ نکلا کہ دو سو گولے ایک دن دیکھا کہ وہ نماز نہیں پڑھتے۔ تو وہ کہنے لگے میں نے بڑے کا تازی پڑھی ہیں۔

سرکار بھی ایک ایسے عرصہ تک کام لینے کے بعد مشن دے دیتی ہے۔ خدا کیوں نہیں دیکھا تو دیکھو ایک چیز انہیں دوسری چیز کی طرف لے گئی انہوں نے آسمان کی اور سمجھ لیا۔ کہ میری عید آگئی تیغ یہ بڑا کہ پہلے چندہ لگیا اور پھر نماز ان کے ہاتھ سے نکل گئی اور یہ تو اللہ تعالیٰ نے رحم کی کہ انہیں وفات دے دی ورنہ ممکن تھا وہ یہ بھی کہتے کہ خدا پر ہم بہت لبا عرصہ ایمان لائے ہیں۔ اب اس سے بھی تیش لینی چاہئے اور لوگ اعلیٰ صہر چھین گئے اور وفات کی وجہ سے ان کا

ایمانی حصہ محفوظ رہا

یہ تو نہایت نمایاں اور کھلی مثال ہے لیکن اس قسم کی چھوٹی مثالیں قریباً ہر شہر اور ہر محلہ میں پائی جاتی ہیں کچھ دنوں تک لوگوں میں خدمتِ دین کا جوش رہتا ہے اور وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں لیکن چند دنوں کے بعد یہ قربانیاں چھوڑ دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم نے بہت کچھ کر لیا۔ یہ بے استفادگی کا مرض ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اور

بے استفادگی غلط آئینہ کا نام ہوتا ہے

انسان سمجھتا ہے میں نے بہت کچھ کر لیا اور وہ اس بات کو نہیں سمجھتا کہ ہماری شہادت میں بہت کے سنی کوئی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے کبھی نہیں کہا کہ میں نے اپنے بندہ کو بہت

دے دیا۔ لیکن بندہ چند دن خدمت کر کے یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں نے بہت خدمت کر لی۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ بندے تو

خدا تعالیٰ کی دین

کے متعلق یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ میں نے بہت کچھ دے دیا۔ لیکن خدا یہ نہیں کہتا کہ میں نے اپنے بندے کو بہت کچھ دے دیا۔ چنانچہ دیکھ لو آریہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کچھ مدت تک انسانی ادوار کو جنت میں رکھ کر خدا تعالیٰ پھر انہیں جنت سے نکال دینگا۔ اور دنیا میں واپس بھیج دے گا۔ مثل مشہور ہے

دانا دے اور بھٹا آری کا پیٹ چھٹے

خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو ابدی جنت دے دینگا۔ لیکن آریہ کہتے ہیں کہ ابدی جنت کس طرح دے سکتا ہے۔ اگر وہ نے لگے تو اس کا خزانہ نعوذ باللہ خالی ہو جائے یہ اعتراض مدہل ان کی اپنی فطرت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ان کی اپنی فطرت میں چونکہ جلی ہوتا ہے اور یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ بہت کچھ دے چکے ہیں نہیں کر لیں۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی طرف بھی وہی بات منسوب کر دیتے ہیں۔ حالانکہ

جنت کی نعمت

کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عطاؤ غیر محدود ہے جو کچھ جنت میں کر دیں گے وہ وہیں نہیں لیں گے بلکہ ہمارا انعام بڑا ہے

چلتا چلا جائے گا اور دراصل عام مومن کے لئے ہی حقیقی حیدر ہے۔ گویا جو تہہ نشینہ والی عظام مومن کے لئے ہے وہ جنت ہے اور تہہ ہی بندے کا اصل مقام ہے۔ جو بندہ اس دنیا میں اپنے بوجھانی کاموں کو چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ

ایک لطیفہ

یاد رہتا ہے میں ایک دفعہ مسجد کی نماز سے فارغ ہوئے کے بعد مسجد سے روانہ ہوئے لگا تو ایک دوست نے کہا کوئی صاحب کاشے ہوئے ہیں اور وہ کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کوئی غیر احمدی تھا جو ہوشیار پور کی طرف کا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور کہنے لگا میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں کجا فرمائیے وہ کہنے لگا اگر کوئی دریا کے دوسرے کنارے جانے کے لئے کشتی میں بیٹھ جائے تو کنارے پر پہنچا کرے۔ اس سوال کے دوسری جواب دینے جا سکتے تھے کہ وہ اترا جائے یا بیٹھا رہے اور عام حالات میں انسان ہی جواب دے سکتا ہے کہ سب دریا کا کنارہ آجائے تو

عقلمند آدمی کا کام

بہا ہے کہ کشتی سے اتر جائے۔ پس اپنے خیال میں اس نے ایک چیتا ڈالی تھی۔ اور اس کا خیال تھا کہ میں بھی جواب دوں گا کہ جب رانا آجائے تو انسان اتر جائے۔ اور میرے اس جواب پر میں نے دوسری بات یہ کہنی تھی کہ بہت اچھا۔ جب انسان کو خدا مل گیا تو پھر اسے عبادت کرنے کی ضرورت ہے مگر جو جی اس نے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کی حقیقت سمجھ بڑھ کر دی۔ اور میں نے اسے یہ جواب دیا کہ اگر تو جس دنیا میں دے کشتی پر سوار ہے اس کا کوئی کنارہ ہے تو بے شمار جب کنارہ آئے تو اتر جائے۔ لیکن اگر اس دریا کا کوئی کنارہ نہیں تو پھر وہ

جہاں اتر ڈویا

میرے اس جواب پر وہ جہاں سارہ گیا اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا تو پھر یہ عبادتیں ہمیشہ ہی کرنی پڑیں گی۔ وہ شخص دراصل عام فقیروں سے اس قسم کی باتیں سن کر آیا تھا اور اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ نماز پڑھی جاتی ہے خدا سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا مل گیا اسے نماز کی ضرورت ہے۔ روزے رکھے جاتے ہیں خدا سے ملنے کے لئے لیکن جسے خدا مل گیا اسے روزوں کی ضرورت ہے۔ ایسی

طرح زکوٰۃ دی جاتی ہے خدا سے ملنے کے لئے میں جسے خدا مل گیا اسے زکوٰۃ کی ضرورت ہے۔ غرض حقیقی نیکیاں ہیں وہ خدا سے ملنے پر مستم ہو جاتی ہیں کیونکہ

نیکیاں سواری کی طرح ہوتی ہیں

اور جب انسان گھبرایا جلتے تو سواری پر بیٹھا رہتا ہے تو قوی ہوتی ہے۔ میں نے اس کے اعتراض کو سمجھ کر بھی جواب دیا کہ جب منزل مقصود محدود ہو تو انسان سواری سے اتر پڑے۔ لیکن جب منزل مقصود غیر محدود ہو تو سواری سے اترنے کے صحیح ہی کیا ہوئے۔ وہ تو جہاں اترے گا وہیں تباہ ہوگا۔ غرض میرے دل پر اللہ تعالیٰ نے تحقیقت کو منکشف کر دیا

اور میں نے اسے یہی کہا کہ غیر محدود دریا میں کشتی سے اترنے والا ڈوبے گا۔ نجات نہیں پائے گا۔ ایسی طرح بت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو گو ایسے فقیروں کے سرید نہیں پڑے مگر اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہوتے ہیں وہ جیسے رہتے ہیں اور لوگوں کو ان کے خیالات کا فٹم نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دن آتا ہے کہ وہ کشتی ہو جلتے ہیں اور ان کے عقائد لوگوں پر کھل جاتے ہیں اور گو وہ بظاہر ان فقیروں کے قابل نہیں ہوتے۔ لیکن عملاً انہی کے قابل ہوتے ہیں۔ وہ کچھ دن نمازیں پڑھتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ نمازیں بہت پڑھ لیں۔ اب انہیں

نمازوں کی ضرورت

نہیں رہی وہ کچھ دن روزے رکھتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے بہت روزے رکھ لئے اب انہیں روزوں کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ چند دن صدقہ و خیرات دیتے ہیں اور خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ اب صدقہ و خیرات دینے کی انہیں ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ وہ بہت صدقہ دے چکے حالانکہ وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے میں کبھی یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ تم نے بہت کھال یا بہت پی لیا یا بہت پہن لیا۔ وہ کچھ دن روٹی کھانے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ تم نے بہت روٹی کھالی۔ اب ہمیں روٹی کھانے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ دن پانی پینے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ تم نے بہت پانی پی لیا۔ اب ہمیں پانی پینے کی ضرورت نہیں۔ وہ کچھ دن کپڑے پہننے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ تم نے بہت کپڑے پہن لئے۔ اب ہمیں کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ اور اب آئینہ نہ تو کھاتا کھانے کی ضرورت ہے نہ پانی پینے کی ضرورت

ہے نہ کپڑے پہننے کی ضرورت ہے بلکہ وہ اپنے

حجم کی طاقت قائم رکھنے

اور بدن کو سروری لڑی کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ مگر روح کی طاقت کا جہاں سوال آتا ہے وہ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے بہت عبادتیں کیں۔ اب نماز روزے کی ضرورت ہے۔ گویا جسمانی غذا کے حصول تو انسان ہمیشہ یہ خیال کرتا ہے کہ مجھے فلاں فلاں غذا ملتی رہنی چاہیے مگر

روحانی غذا

کے متعلق وہ ہمیشہ اس طرف مائل رہتا ہے کہ میں اس غذا کو کسی وقت چھوڑ دوں۔ حالانکہ حیرت انگیز انسان کو جسمانی غذا کی ہر وقت ضرورت ہے ایسی طرح اسے روحانی غذا کی بھی ہر وقت ضرورت ہے مگر حالت یہ ہے کہ کچھ عرصہ تو نمازیں پڑھی جاتی ہیں روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور دوسرے احکام شریعت پر عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن جو جی چند نمازیں آئیں یا

بعض آسمانی برکات و فیوض

سے اسے حصہ ملا۔ اس لئے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ اب مجھے ان عبادتوں کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ میں مادر پدر آزاد ہو گیا۔ مجھے نہ نماز کی ضرورت ہے نہ روزہ کی ضرورت ہے۔ نہ زکوٰۃ کی ضرورت ہے نہ حج کی ضرورت ہے نہ نظام سلسلہ کی یا بندگی کی ضرورت ہے نہ

فرمانبرداری اور اطاعت کی ضرورت

ہے۔ اب خدا سے براہ راست میرا اتصال ہو گیا، ان احکام کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے گورنر جب بادشاہ سے ملنے کے لئے جاتا ہے۔ تو بعض دفعہ بادشاہ اس گورنر کے چہرے سے بھی ہنس کر بات کر لیتا ہے۔ اس پر اگر وہ چہرے ہی تو کڑی چھوڑ دے اور یہ سمجھنے لگے کہ اب میں آٹا بنا ہو گیا ہوں کہ بادشاہ مجھ سے

براہ راست گفتگو

کر سکتا ہے تو وہ نادان ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ جس وقت گورنر جلا جلتے گا۔ اور وہ میں رہے گا تو اسے کان پکڑ کر باہر نکال دیا جائے گا۔ اور جس دن وہ گورنری توڑ کر سے الگ ہو گیا۔ کوئی لے لے اپنے نعوادہ میں بھی کھٹے نہیں دے گا۔ حقیقت کسی وقت چہرے سے

بادشاہ کا کلام کرنا چیز ایسی سے کلام کرنا نہیں بلکہ گورنر سے کلام کرنا ہے۔ اور اس کی کئی ہی مثال ہے جیسے ہمارے پاس جب کوئی دوست ملے آتا ہے۔ اور اس کے ساتھ کوئی چھوٹا بچہ ہوتا ہے۔ تو ہم اس چھوٹے بچے کو بھی پیار کر دیتے ہیں۔ اب اس

بچہ سے پیار

کرنا دراصل اس دوست سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہے۔ ورنہ بچے سے ہمیں کوئی محبت ہو سکتی ہے۔ وہ تو جب بڑا ہو گا تب معلوم ہوگا کہ وہ ہم سے دوستی رکھتا ہے یا دشمنی۔ لیکن اب جو ہم اسے پیار کرتے ہیں تو دراصل اپنے دوست کے لئے۔ اور چونکہ ہمارے دوست کے اعمال ظاہر تھے اور ہم جانتے تھے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس لئے ہم نے اس کے بچہ سے بھی پیار کر دیا۔ یہ کئی لوگ اس لئے جوئی کی دھب سے کہ ان پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی فیض نازل ہو چکا ہے سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ اب ہم اس مقلد پر پوریج گئے ہیں۔ کہ ہمیں کسی خدمت کی ضرورت نہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مارے جاتے ہیں اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک عارضی عید و مستقل عید سمجھ لیتے ہیں۔ اور اس طرح روحانی کھانا سے ہٹا کر ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مستقل عید

مرنے کے بعد کی عمید

ہے یا اس شخص کے لئے مستقل عید ہے جو اپنی زندگی میں ہی مر گیا۔ مگر عمل ایسے شخص سے بھی معاف نہیں ہوتے۔

دوسری بے وقوفی

یہ ہوتی ہے کہ لوگ عمل کو سزا سمجھتے ہیں حالانکہ اگر عمل کرنا سزا ہے تو پھر عہد بھی سزا ہے۔ کیونکہ آخر دعویٰ کھانا بھی ایک عمل ہے۔ پانی پینا بھی ایک عمل ہے اور کپڑا پہننا بھی ایک عمل ہے مگر حیوانات میں تو لوگوں کا یہ عادت ہے کہ انہیں حقیقی طاقت ملتی ہے۔ آسانی وہ کھانے پینے اور پہننے کے عمل کو زیادہ کرتے جاتے ہیں کم نہیں کرتے۔ چنانچہ دیکھ لو ایک طاقتور آدمی اپنی روٹی کم نہیں لے لیا اپنی سابقہ نسبت سے زیادہ کرتا ہے۔ جب آدمی بالدار ہو جائے تو اپنے کپڑوں کو کم نہیں کرتا بلکہ زیادہ کر دیتا ہے۔

روحانیت میں

لوگ چاہتے ہیں کہ اتنی غذا کم ہو جائے۔ حالانکہ روحانیت رکھنے والے افراد بھی جوں جوں انہیں روحانی طاقت حاصل ہوتی جاتی ہے۔ اپنی روحانی غذا کو زیادہ کرتے جاتے ہیں کم نہیں کرتے۔

ایک پہلو ان کی غذا اور پیر کی غذا میں کیا فرق ہے
یہی کہ کچھ کم کھاتا ہے اور پیران زیادہ کھاتا ہے
ظن عجیب بات یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں وہ

روحانی پہلو ان ہونے کا دعویٰ

تو کہ دیں مگر اپنی غذا بچے والی رکھیں۔ گیہا منے
کبھی دیکھا کہ کسی پہلو ان نے چوستی سے دودھ
پینا شروع کر دیا ہو۔ اور وہ یہ کہتا ہو کہ اب
چونکہ میں پہلو ان ہو گیا ہوں اس لئے میں چوستی
سے دودھ پیتا ہوں جب نہیں بلکہ دنیا کے سبب
کے معاملہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ

پہلو ان اور بچہ کی کیا نسبت

ہے تو روحانی معاملات میں کمی کی طرف آنا بھی کسی
روحانی آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تم نے کبھی نہیں
دیکھا ہو گا کہ ایک مضبوط پہلو ان یہ کہے کہ ایک
دودھ کی گٹھری لے کر کھانے کے لئے کافی ہے
سیر جھرو دھ اور دوسری مقوی غذاؤں کی کچھ
ضرورت نہیں مگر روحانی معاملہ میں جہاں انسان
پر ذرا سا بھی الجھنی نشان نازل ہو وہ کمزوری
دکھانا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے اب
مجھے ان مجاہدات کا کیا ضرورت ہے ایسا خیال

جنون کی علامت

تو ہو سکتے مگر عقل کی علامت نہیں ہو سکتا۔
غرض عقل کی صورت میں ترک نہیں کیا جا
سکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ آگے جہاں میں۔ فرق
صورت یہ ہے کہ آگے جہاں جو سمن کا مستقل عید
ہو گا اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اب یہ

انعام حاصل نہیں ہو سکتا

ورد کام اس جگہ بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔ سزا
عید کے دن خدا تعالیٰ نے کوئی نماز سمان تو نہیں
کودی بلکہ ایک نماز سے زائد کر دی ہے جسے
سننے یہ ہیں کہ اسلامی اور روحانی

عید کام چھوڑنے کا نام نہیں

بلکہ کام میں زیادتی کرنے کا نام ہے۔ غرض عقل
کی صورت میں چھوڑا نہیں جا سکتا۔ نہ اس جہاں
میں اور نہ آگے جہاں میں۔ بال انعام منتقل ہو سکتا
ہے اور وہ کبھی اس دنیا میں بھی منتقل طور پر
انسان کو حاصل ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں
زندہ رہتے ہوئے مر جاتے ہیں ان کا انعام
اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتقل ہو جاتا ہے گویا
ایسے لوگوں پر اس دنیا میں یوم البعث آجاتا
ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ شیطان
نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے کچھ ہمت
دی جائے تاکہ میں لوگوں کو یوم البعث تک
ورد ملاؤں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیطان
یوم البعث آجاتے اس کا عید ایسی دنیا سے منتقل
ہو جاتا ہے اور وہ اپنے درجہ سے گرتا نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عید ایسی دنیا
میں آگئی تھی اور آپ کے لئے مقام پوپا بھی چکے تھے
کہ آپ کے لئے یہ نام تک تھا کہ گرسکین۔ مگر یہاں
یہ ہے کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کو چھوڑ
دیا۔ کیا انہوں نے نمازیں ترک کر دیں۔ روزے
رکھے بند کر دیئے اور اسی طرح شریعت کے دوسرے
احکام پر انہوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اسی طرح
حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی وہ
دن آیا مگر نبی حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے

اشاعتِ دین کا کام

چھوڑ دیا اور خدمتِ خلق ترک کر دی۔ ہم تو یہی
دیکھتے کہ آپ رات اور دن برابر کام کرتے
رہتے تھے۔ پس کام چھوڑنے کا نام عید نہیں بلکہ
کام میں زیادتی اور خوشی کا نام

عید ہے

چنانچہ دیکھ لو جس دن ہم عید پڑھتے ہیں اس دن
پانچ نمازوں کے علاوہ ایک چھٹی نماز بھی ہمیں
پڑھنی پڑتی ہے۔ لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ
اس سے روحانیت ترقی کر تی ہے اللہ تعالیٰ
کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اس کی محبت انسان
کو میسر آتی ہے اور یہ نہ صرف ہمارا عقیدہ ہے
بلکہ ہماری حاجت میں سے ایک حصہ تجربہ کر کے
اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو دیکھ چکا ہے اس لئے یہ

زائد عبادت

بجائے بوجہ ہونے کے ہمارے لئے خوشی کا عید
ہو جاتی ہے۔ لیکن جسے اس حقیقت کا علم نہ ہو اور
وہ عید کا مطلب صرف یہ سمجھتا ہو کہ اچھے کپڑے پہن
لے اور عمدہ کھانا کھا لیا۔ وہ یہی کہیگا کہ اچھے کپڑے پہن
آئی آگے تو پانچ نمازیں تھیں اور آٹھ جو عید کا
دن آیا تو چھ نمازیں کر دیں۔ پھر اس نماز کے
ساتھ خطبہ پڑھ کر دیا۔ گویا چھٹی نماز کے بعد بھی جتنا
وقت انسان اپنے گھر میں صرف کر سکتا ہے اتنا
وقت بھی نہ رہتے دیا اور اس میں سے بھی

ایک حصہ خطبہ کے لئے

رکھ لیا۔ مگر یہ نادانی ہے کہ اور ایسا باتوں کا
اسی وقت خیال آتا ہے جب ہم کی حقیقت انسان
پر واضح نہیں ہوتی۔ ورنہ وہ لوگ بجز یہ

یوم ربیعتون والی کیفیت

طاری ہو جائے وہ کام کو بوجہ نہیں سمجھتے بلکہ اس
سے خوش ہوتے ہیں۔ جیسے باپ جب اپنی اولاد
کے لئے کوئی کام کرتا ہے تو بجائے بوجہ سمجھنے کے
خوش ہوتا ہے یا ایک خرابی سے ڈاکٹر محفوظ
میں مشغول رہتا ہے اور چاہے رات ہو یا دن
مریضوں کے دیکھنے کے لئے چلا جاتا ہے وہ اس
خدمت کو بوجہ نہیں سمجھتا بلکہ خوشی محسوس کرتا
ہے۔ یا ایک

علم پڑھنے والا استاد

جو چاہتا ہے کہ ہر وقت بچوں کو علم سکھاتا رہے
اور دات دن اس کام میں لگا ہے وہ اس
کام کو بوجہ نہیں سمجھتا بلکہ خوش ہوتا ہے کہ اسے
خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ پس جب

بشاشت قلب

پیدا ہو جائے تو عمل خوشی کا موجب ہو جاتا ہے
اور اگر بشت قلب پیدا نہ ہو تو عمل نیکیت کا
موجب ہوتا ہے اور ایمان کا نام ہی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشت قلب رکھا
ہے۔ پس جسے کمال ایمان مل جاتا ہے اسے
کامل بشاشت حاصل ہو جاتی ہے۔ جیسے
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والذات خرقاً والناشاط لسطاً

کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو عمل کرتے کرتے
بالکل اس میں محو ہو جاتے ہیں اور ان کے دل
کی تمام گہریں عمل جاتی ہیں پھر وہ اس کام میں
خوشی اور بشت محسوس کرنے لگتے ہیں اور
فریاد بھی لوگ ہیں جو کامل مومن ہیں پس حقیقی
عید وہی ہے جب انسان کو عمل میں خوشی محسوس
ہونے لگے اور وہ کام کو بوجہ نہ سمجھے بلکہ اسے
جتنی زیادہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنی پڑے
یا بندوں کے لئے قربانی کرنی پڑے یا

نظام سلسلہ کے لئے قربانی

کرنی پڑے۔ یہ تمام قربانیاں اس کے دل میں
راحت پیدا کر لیں اور اس کی خوشی اور اطمینان
کا موجب بنیں اور ان باتوں کے حصول کی وجہ
سے کام کو وہ دیکھ نہ سمجھے بلکہ کام میں لگے
لگتے آئے لگے۔ یہ مقام بھی عارضی ہوتا ہے اور
کبھی مستقل۔ جب عارضی ہوتو اس کی مثال
اس عید کی سی ہوتی ہے جو آتی اور مل جاتی ہے
پھر کسی کے لئے ایک ہی عید آتی ہے کسی کے لئے
دو عیدیں آتی ہیں اور کسی کے لئے ہر چھ دن
عید آجاتی ہے اور کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس
کے لئے

ہر روز روزہ و زعیب ہوتا ہے

کیونکہ اس کی عید ۲ گھنٹوں والے دن میں
نہیں آتی بلکہ اس کے لئے خدا تعالیٰ وہ
دن عید کے لئے مقرر کرتا ہے جس کے متعلق
فرماتا ہے

مستأقداً

یعنی خدا تعالیٰ کے بعض کام ایسے دن میں بھی
ہوتے ہیں جو تمہارے اندازہ کے مطابق ایک
ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایک بزرگ

تھے جو دن رات خدمتِ دین میں مشغول رہتے اور
اپنی روزی کمانے کا کوئی شکر نہ کرتے۔ ایک
دوسرے بزرگ نے جو ان کے درجہ کو نہیں
سمجھتے تھے یا انہیں نصیحت کی کہ ایک کچھ کام بھی کر لیا
اور خدمت کر کے روزی کمائی جائے۔ انہوں نے کہا دیکھئے
صاحب۔ میں اللہ تعالیٰ کا جہان ہوں اور
اگر جہاں خود کھانا پکانے لگے تو میرا جہاں کی اس
میں کبھی تنگ ہوتی ہے۔ پس اگر میں اپنی روزی
کا شکر کروں گا تو میرا خدا مجھ سے ناراض ہو
جائے گا۔ وہ بھی آخر عالم تھے۔ پس کہنے لگے
آپ نے بات تو معقول کہی مگر رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جہانی تین دن ہوتی ہے

آپ کی جہانی اب ایسی ہو گئی ہے۔ پس یہ جہانی
ہیں رہی بلکہ سوال ہے۔ انہوں نے کہا یہ
سوال ہو گا ان کے لئے جن کا دن چوبیس
گھنٹے کا ہے۔ یہاں تو اس دن کا قائل ہوں جسے
متعلق وہ فرماتا ہے فی یومہ کان مقدماً
الغف سنیۃ جانا تعدون جس دن

تین ہزار سال جہانی کے

پورے ہو گئے اس دن میں اپنا کام شروع نہ
کروں گا جس کے معنی یہ ہیں کہ اس دنیا میں
وہ جہاں ہی جہاں تھے۔
اس مقام پر پہنچا ہوا انسان جس کو
خدا نے یہ کہہ دیا ہو کہ اب تیری عید نہیں ہے
مستقل کر دی

ہر قسم کے تزلزل کے خوف سے

محفوظ ہو جاتا ہے
لیکن کام وہ بھی نہیں چھوڑتا کیونکہ یہ مقام
مندانہ ہی نہیں سمجھتا کہ جسے کام جہاں لگتا
آتی شروع ہو جائے۔

اگر کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو پانچ مہینے
مارنیا کی پیکاری کرتا رہے اور پھر اسے کہہ
کہ اب جائے دو۔ مارنیا کی پیکاری کی ضرورت
نہیں تو وہ مریض مارنیا کی پیکاری کو نہیں
چھوڑ سکتا کیونکہ اس کی اسے عادت ہو
جاتی ہے۔ لیکن جو عادت مارنیا یا انیون
کی ہے اس سے بہت زیادہ

نیک کام کرنے کی عادت

ہوتی ہے اور جب کسی انسان کو نیک
کام کی عادت ہو تو چاہے اسے
مارویٹو۔ وہ اسے نہیں چھوڑ سکتا۔
دیکھتے نہیں ہو

اللہ تعالیٰ کے مہیوں

پر لوگ ایمان لاتے ہیں۔ پھر
مخالفت انہیں مارتے ہیں۔

قابل رشک صحت اور طاقت

قرص نور

طبع جوانی کے مایا ناز اور بیاض کا لائق بچہ
 کمزوری خواہ کسی سبب سے ہو یا کتنی دیرینہ
 جسم شکایت ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن بچتا بک
 کسرت کمزوری شکر لہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری
 کا بظاہر تالیقی زود اثر و مستقل علاج۔
 قیمت فی شیشی چار روپیہ
ناصر و خانہ گول بازار بلوہ

راحت پلز

بے مزہ تر تہمت گولیاں جو دماغ کا تہمت
 خون صاف اور سپیش کر ٹیکسٹ وہ فضلات سے
 پاک کرتی ہیں۔ دماغی تھکن دالوں ٹیکسٹ اور دماغی
 کام کرنے والوں کے لئے اکیس ہیں۔ بچوں کو
 صحت رکھنا نہیں ملا کر پڑھنے سے کھل کر اجابت کر لیتے
 ہیں اور خوش رہتے ہیں۔
 قیمت فی گولہ ایک آنہ سو ۲۵ روپے
 احمدیہ دواخانہ متصل فی آئی پور ٹریڈنگ کمپنی بلوہ

بایوس الحانہ مصلوں کی خوشخبری

اشترانہ کے رسوں سے تیار کردہ مصلوں کے ذریعہ
 نکل داؤدھا ڈیٹھن ہر روز کی دوا ہے چنانچہ انسان
 کو خواہ کی تکلیف ہر روز ہواں کو کلا سے بچھ کر اشترانہ کی جنت
 سے بایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس میں سے مصلوں کے ذریعہ
 چاہیے بعض ایز دی ہمالے ہاں سے مصلوں کے ذریعہ
 اور یہ لی سکتی ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو مصلوں کو ضرور فائدہ ہوا
 دو لٹے توتیا بھرتی ۲۰۰۰ دو لٹے جون ۶۰۰۰
 دو لٹے پائویریا ۲۰۲۵ دو لٹے مہ ۳۰۰۰
 دو لٹے زلم ۵۰۰۰ دو لٹے تھوہ ۹۰۰۰
 دو لٹے کمزور کا مصل ۵۰۰۰ دو لٹے تھن ۲۰۰۰
 دو لٹے پھری ۴۰۰۰ دو لٹے ہاں تھوہ ۳۰۰۰
 دو لٹے سنگھن ۹۰۰۰ دو لٹے ڈیا مصل ۶۰۰۰
 دو لٹے ضعف قلب ۱۰۰۰۰ دو لٹے طحال ۳۰۰۰
 دو لٹے لیکوریا ۶۰۰۰ دو لٹے تھن ۳۰۰۰
 دو لٹے کوش ۳۰۰۰ دو لٹے بڈ پیر ۹۰۰۰
 دو لٹے استھما کھل ۴۰۰۰ دو لٹے ورد جوڑ ۳۰۰۰
 دو لٹے کئی خون ۶۰۰۰ دو لٹے اہل اطفال ۲۰۰۰
 دو لٹے کئی مصل ۳۰۰۰ دو لٹے کالی کالی ۱۰۰۰
 دو لٹے امرامی مخصوص مردان ۱۰۰۰۰
 نوٹ: فرانسس کے ساتھ اپنے حالات بھی لکھیں۔
 حکیم مخدوم الطاف احمد کراچی اور حاجت
 دواخانہ افضل بیت الخیر۔ میانہ (سرگودھا)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر معظم عالمی عدالت انصاف ہالینڈ کے سابق نائب صدر اعظم جسٹس ڈاکٹر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تصدیق نامہ

محرمی جناب حکیم مبارک احمد خان صاحب جو پندرہ سال سے طبعی عیب گھر کو تھن اور تندرستی سے
 چھ رہے ہیں اور اس ادارہ سے یونانی ادویہ اصطلاحات کے ساتھ ایک ماہیت خاص کتابیں بھوکے ہیں طبعی عیب
 اصطلاحات پر خدمت خلق بنانا ہے اور فہام عام کا ایک اہم شعبہ ہے جس پر حکیم مبارک احمد خان صاحب کا مطالعہ پر فخر
 کر سکتے ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر زامنورا صاحبہ ایم بی بی ایس سین میڈیکل آنی فیشنل مہاراشٹر فراتے
 ہیں۔ میں نے طبعی عیب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور اپنے رفیقوں کو استعمال کرائے ہیں۔ ان کو بے حد
 مفید پایا ہے۔ سوسائٹی گولیاں۔ پیشیت میڈیا اجزاء کا مرکب ہے۔ پیشیت کی جملہ امراض فاسٹیڈ یورٹ
 البیوس اور شکر کا قطع قح کرتی ہیں۔ پیشیت کے دیگر عوارض امراض صفر اور امراض بلغم کو رنج کر تی ہیں اور ذہن
 اور مردوں کے کثرت پیشیت کے عوارض کے لئے از حد مفید ہے۔ کمزور مصلوں کو مضبوط اور توانا بنا دیتی ہیں۔ طاقت و
 قوت چہرے کی خوبصورتی اور مردانہ قوت و توانائی کو بڑھاتی ہیں۔ بہتر کمزور مصلوں کو دور کر کے جسم کو فوڈ کی طرح
 مضبوط بنا دیتی ہیں۔ قیمت ایک ماہ کو رس چودہ روپے۔ دو ہفتہ کا کو رس سات روپے آٹھ آنے ایک ہفتہ کا کو رس تین روپے پانچ
طبعی عیب گھر میں آباد ضلع گوجرانوالہ

رعائتی اشتہارات کی نرخ

| | | | | | |
|------|------------------|----|------|------|------------------|
| ۱۰۰۰ | اشتہار یک ماہ کا | ۳۰ | قیمت | ۱۶۵۰ | پیکنگ و مصروفیات |
| ۵۰۰ | " | ۱۵ | " | ۸۲۵ | " |
| ۲۰۰ | " | ۶ | " | ۳۰۰ | " |
| ۱۰۰ | " | ۳ | " | ۱۵۰ | " |

علاوہ ان پر دو انگریزی ہر چیز کی چھاپائی بارعایت کی جاتی ہے جو اب طلب اور کے لئے جوابی کارڈ کا فارم ملتا ہے
 پتہ: نور پور ٹریڈنگ کمپنی جو کسٹم رولڈ۔ لاہور



فرحت علی جیولری

۳۹ کمرشل بلاڈنگ وی ٹی لاہور
 فون نمبر ۲۶۲۳

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

کراچی مارکیٹ سے کسی قسم کا مال خریدنے سے پہلے ہم سے نہ ختم طلب فرمائیں۔ ہم
 آپ کی مطلوبہ اشیاء مجموعی کمیشن پر بازار سے بارعایت سپلائی کر سکتے ہیں نیز اپنی
 مصنوعات کی زیادہ سے زیادہ فروخت کے لئے ہم سے رابطہ قائم فرمائیں معقول شرائط
 پرفروخت کی گارنٹی دی جاوے گی۔ عام کاروباری دنوں کے علاوہ اتوار کو بھی صبح ۱۱ بجے سے
 ۱۱ بجے تک اور شام ۶ بجے سے رات ۱۱ بجے تک ۲۴ گھنٹے پرمضوری امور طے ہو سکتے ہیں۔

ملک کمرشل کارپوریشن

ایجنٹس اینڈ سپلائرز۔ ممتاز منزل لیاقت آباد کراچی
 فون نمبر ۲۶۲۳

دم

دم کے ساتھ نہیں کس یوم بیجا
 ختم ہوتا ہے۔ پوری کیفیت
 پہلے خط میں لکھیں۔
 ملاقات صرف جمعہ کو ہوتی ہے
 قیمت پورا کو رس دس یوم صرف بیس روپیہ
 علاوہ محصول ڈاک
اعظم اینڈ سٹریٹریجیومی وطنی

حب الحضر ابروٹ

فی لڈ ڈیوٹھ روپہ ہلکے کرس پونے چودہ روپے
 حبسان
 بچوں کے سوسکے کا کامیاب علاج فی شیشی دو روپے
 بچوں کی چونڈی
 دست روکنے کی بہترین دوا۔ فی شیشی ایک روپیہ
 مفید النساء
 ایام کی بے قاعدگی کی مجرب دوا تین روپے
حکیم نظام جہان انڈینر
 گوجرانوالہ

دانوں کا ہسپتال

بغیر درد کے دانے نکالے جاتے ہیں۔ سوسے چاندی کی
 کھوڑیں برقی احتیاط سے بھری جاتی ہیں اور مدیہ پڑھنے
 سے مصنوعی دانے تیار کئے جاتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔
 بیٹری ٹوٹھ پوڈر دانوں کا محافظ قیمت فی شیشی ۸۔
 شیخ سعادت محمود طاہر ڈیپارٹمنٹ
 غلامنڈی بلوہ

تبرکے عذاب سے بچو

کارڈ اپنے پر
مفت
عبد اللہ دین سکندر آباد دکن

ہمد و تسوال (اٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت سلیقہ جسر ڈیوہ سے طلب فرمائیں۔ مکمل کو رس روپے

روس کی طرف سے مغربی طاقتوں کو جینے کرنے کے معاہدے کی پیشکش

جینٹرا کی تحقیق اس لیے کہ کانفرنس میں روس کے نمائندہ نے معاہدہ کلوسو کے پیشکش کیا۔ جینٹرا نے فروری ۱۹۰۷ء میں روس کے کونسلر بلاک کے ملکوں کی جانب سے امریکہ اور امریکی بلاک کے ملکوں کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیشکش کی ہے۔ کل جینٹرا میں تحقیق امریکا کانفرنس کے دوران روس کے نمائندہ نے اس معاہدہ کا مسودہ بھی پیش کیا اور کہا کہ دارسما معاہدہ اور بیٹر کے ملکوں کے درمیان جنگ نہ کرنے کے اس معاہدہ پر دستخط سے انسانیت اچھی جنگ کے صلہ سے محفوظ رہ جائے گی۔ اس

صدر ایوب فی الحال کسی جماعت کی صدر قبول نہیں کریں گے

عوام کو تخریبی عناصر سے ہر وقت خبردار رہنا چاہیے۔ صدر ایوب خان کا انٹرویو
کراچی ۲۲ ذی قعدہ۔ صدر ایوب نے عوام کو ان تخریبی عناصر سے خبردار رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ جن کی وجہ سے اس ملک میں سیاسی جماعتوں کا محسوس نیا دہلی پر قیام اور اتفاق ممکن نہیں۔ صدر ایوب سے ۵ منٹ کی ملاقات کے بعد سابق کراچی سڑک پارٹی کے نائب صدر محمد ابراہیم سیالان نے جواب کوئل مسلم لیگ کے رکن ہیں تیار کیا کہ صدر نے ان سے کہا ہے کہ وہ فی الحال کسی سیاسی جماعت کی صدارت قبول نہ کریں گے۔ یہ نہیں ہے۔ صدر نے کہا کہ ملک کی صدارت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ صدر نے کہا کہ ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی سیاسی جماعت کی صدارت کریں۔ صدر نے کہا کہ وہ کسی بھی گروہ کی مسلم لیگ کے دو آنے کے لیے بھی نہیں ہیں اور انہیں جو کام ان کے لئے ہے وہ کافی ہے۔ محمد ابراہیم سیالان نے صدر سے ملک کی سیاسی صورت حال اور مسلم لیگ سے متعلقہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔

مسجد محلہ رحمت شرقی میں قرآن مجید کا دور

مسجد دار رحمت شرقی قیوہ میں مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم حافظ کلاس سوار خود ۲۶/۲۷ ہزار انشاء عشاء تلاوت میں قرآن مجید کا دور مکمل کر رہے ہیں۔ اختتام پر اجتماع دعا بھی ہوگی۔ احباب کی بڑی شرکت ہوگی۔

ایک کانفرنس ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ایشیا کی طرف پابندی کے معاہدے کے سلسلے میں روس کو ساتھ لیا۔ امریکا نے مشرق کی تعداد کے بارے میں کافی رعایات دی ہیں اور یہ معاہدہ نہیں دی جا سکتی۔ برطانیہ نے ذلت خارجہ کے اعلان کیا ہے۔ کہ روس نے جرمنی اور چین کے مسئلہ پر بات چیت شروع کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ لیکن اچھی اس بات چیت کے لئے کوئی تاریخ تقریباً نہیں کی گئی۔ فرانس نے اچھی روسی پیشکش پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا اور نہ مغربی جرمنی نے اچھی کوئی لب کثرت کی ہے۔

انڈونیشیا کے گوریلوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم

جکا ۲۱ ذی قعدہ۔ انڈونیشیا کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل عبدالرحمن لوتون نے منبر پر بول کر کہا ہے کہ جنگ کرنے والے انڈونیشیوں کو دھمکاؤں سے بچنا ہے۔ وہ ہتھیار سمیٹنے کے لئے تیار رہ جائیں۔ کیونکہ انڈونیشیا کو مارچوں اور آفات دہائی کا فتنوں نے گھیرے ہیں۔

پانچ سو بیس ماہانہ سے کم ہے۔ صوبائی حکومت کے مختلف دفاتر اس موقع حکم کے پیش نظر پہلے ہی کاؤنٹرز جنرل اور دیگر آڈٹ دفاتر کو تنخواہوں کی سہولتوں سے محروم کر چکے ہیں۔ یہ احکامات صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صاحب کے اعلان کے مطابق جاری کیے گئے ہیں۔ انہوں نے ضلع کو اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں وعدہ کیا تھا کہ حکومت کے حکم تنخواہ پانے والے ملازمین کو عید سے قبل تنخواہ ادا کر دی جائے گا تاکہ وہ عید مناسکوں

معاہدہ کے تحت مغربی اور کورنٹ بلاک کے ملک ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے اور کسی کے خلاف طاقت نہ استعمال کرنے اور طاقت کے استعمال کی دھمکی نہ دینے کا مجبور کریں گے۔ اور یہ بھی ایسے ایسے حالات پیدا ہوں گے۔ جس سے امن کو خطرہ ہوگا۔ فر فر لین مشرک کے وفد پر بات چیت کے ذریعہ ایسے معاہدے معلوم کریں گے اور ان پر عمل کریں گے۔ جس سے امن کے لئے خطرہ ختم ہو جائے۔ اور فر لین اقوام متحدہ کے مشورے کی پابندی کریں گے۔ امریکی نمائندہ نے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی اس پیشکش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ پیشکش دراصل ایشیا کی تحریکات پر پابندی کے معاہدہ کو ٹال دینے کی

پانچ سو بیس ماہانہ سے کم ہے۔ صوبائی حکومت کے مختلف دفاتر اس موقع حکم کے پیش نظر پہلے ہی کاؤنٹرز جنرل اور دیگر آڈٹ دفاتر کو تنخواہوں کی سہولتوں سے محروم کر چکے ہیں۔ یہ احکامات صوبائی وزیر خزانہ شیخ مسعود صاحب کے اعلان کے مطابق جاری کیے گئے ہیں۔ انہوں نے ضلع کو اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں وعدہ کیا تھا کہ حکومت کے حکم تنخواہ پانے والے ملازمین کو عید سے قبل تنخواہ ادا کر دی جائے گا تاکہ وہ عید مناسکوں

روس عراق کو اپنی اور عراقی لکھے گا

بیروت۔ ۱۹ ذی قعدہ۔ بغداد میں روس کے سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے مل کے بات کیا کہ روس سابق سوویتوں کے مطابق عراق کو اپنی اور عراقی لکھے گا۔ روسی انجینئروں اور فنی ماہرین نے مل سے دفاتر اور دیگر عمارتوں کی تعمیر کا کام دوبا شروع کر دیا ہے۔ دریں اثناء مشرقی یورپ کے کئی کورنٹ ملکوں کے اخبارات میں عراق کی نئی حکومت کے خلاف مہم جاری ہے۔ اخبارات میں الزام لگایا جا رہا ہے کہ عراق کی نئی حکومت کئی سوویتوں پر ظلم و ستم کر رہی ہے۔ بغداد کے ایک اخبار الفجر انجیر نے نئے عراقی حکومت پر ان الزامات کی تردید کی ہے اور اس سلسلہ میں دیانت کیلئے کہ جب مونس کرکوک اور دیگر اہل کورنٹ اپنے مخالفین کو قتل کر رہے تھے تو اس وقت روسی کورنٹ پارٹی کا ترجمان 'پروڈا' کیوں خاموش۔

چیٹر باؤ لوہا بڑھتا ہے سفیر پر کئے جانے والے

نئی دہلی۔ ۱۹ ذی قعدہ۔ روزنامہ انڈین ایکسپریس نے واشنگٹن سے آئے ایک خبر شائع کی ہے، جس میں برطانیہ کا ہر کیا گیا ہے کہ مسٹر چیٹر باؤ کی تجارت میں امریکہ کے مجرمانہ سفیر پر فیسر جان کا رتبہ کی جگہ سے ہیں گے مسٹر چیٹر باؤ کی پہلے ہی تجارت میں سفیر کے ہیں جس اور آپ کا شمار تجارت کے زبردست حامیوں میں ہوتا ہے۔ وہ اس وقت صدر کینیڈی کے مشیر خاص ہیں۔ انڈین ایکسپریس نے مزید لکھا ہے کہ چیٹر باؤ کی گاہر تھی آئندہ ستمبر تک ہارورڈ یونیورسٹی میں کتا منی کے پروفیسر کا عہدہ سنبھالیں گے۔

کٹری لائین کو عید قبل تنخواہ کی ادائیگی

لاہور۔ ۱۹ ذی قعدہ۔ حکومت مشرق پاکستان نے مل اپنے ان تمام مسلمان ناننگز بیٹر ملازمین کو عید الفطر سے قبل تنخواہیں ادا کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ جن کی تنخواہ

بیرونی ممالک کے مبلغین کیسے درخواست دے

تمام احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ رمضان المبارک مہینہ میں جہاں آپ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایہ اللہ تعالیٰ منصرہ العزیز کی کال صحت اسلام کے غلبہ اور اپنی ذات کے لئے دعاؤں میں مصروف ہوں گے وہاں آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ تحریک حیدر کے تمام مبلغین کے لئے جو علاقے جگتہ اللہ کے لئے ممالک بیرون میں مصروف ہیں باہر گئے ہیں اور ہر جانے کے لئے تیار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو خوش اور نیک نتائج کا حامل بنائے اور ان کی مشکلات کو دور کرے اور ایسے ہی ان کی نئی ضرورتوں کا کفیل ہو۔ آمین (نائب ریل التبشیر)

شادی کی تقویہ

مکرم سچو ہدایہ محمود احمد صاحب سندھی پسر سچو ہدایہ لہور الدین صاحب سندھی حال سیالکوٹ شہادتی کا نکاح ہوا عزیزہ انوارہ امجد صاحبہ بنت قریحی محمد سلیم صاحب مالک پیرلہور پرتیوہری اور شہباز خان سیالکوٹ مکرم صاحب کا مکرم الدین صاحب امیر جماعت، ڈاکٹر فیصلہ سیالکوٹ نے بغیر دو ہزار روپے بیہوشی میں نور خیرا ہا کہ سیالکوٹ میں بڑا بھادرا سخی و شام کو رخصتہ عمل میں آیا۔ انکے دو وزبہ نماز مغرب دعوت و ترویج دی گئی۔ احباب جماعت احمدیہ صحابہ کرام کی خدمت میں اقامت ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ طایر مستحقہ جانہیں کے لئے مبارک کرے

پرمعارف درسوں کا سلسلہ

(بقیہ ماقبل)
مکمل کریں گے۔ درس حسب معمول روزانہ ظہر کے بعد پانچ بجے شروع ہو کر ۸ بجے تک جاری رہتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

مکرم سچو ہدایہ محمود احمد صاحب سندھی پسر سچو ہدایہ لہور الدین صاحب سندھی حال سیالکوٹ شہادتی کا نکاح ہوا عزیزہ انوارہ امجد صاحبہ بنت قریحی محمد سلیم صاحب مالک پیرلہور پرتیوہری اور شہباز خان سیالکوٹ مکرم صاحب کا مکرم الدین صاحب امیر جماعت، ڈاکٹر فیصلہ سیالکوٹ نے بغیر دو ہزار روپے بیہوشی میں نور خیرا ہا کہ سیالکوٹ میں بڑا بھادرا سخی و شام کو رخصتہ عمل میں آیا۔ انکے دو وزبہ نماز مغرب دعوت و ترویج دی گئی۔ احباب جماعت احمدیہ صحابہ کرام کی خدمت میں اقامت ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ طایر مستحقہ جانہیں کے لئے مبارک کرے

محترم بی بی اللہ شامی کی صحتیابی کے

دعا کی تحریک
روہ ۲۰ ذی قعدہ محترم جناب بی بی اللہ شامی نے اللہ شاد صاحب کی طبیعت بہتر ہو گئی ہے۔ ناساز ہے۔ بندش پیشاب کی تکلیف بھی ابھی کوئی رہنا نہیں رہا۔ کوڑھی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب جماعت استراحت سے دعا فرمائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاد صاحب کو صحت کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵)